ریگ ماہی بطور غذا یا بطور دوا کھانے کا حکم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor:12564

تاریخ اجراء: یکم جمادی الاولی 1444ھ/26 نومبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ریگ ماہی (گرگٹ کی ایک قسم) بطورِ غذا کھانے یا جس دوائی میں اس کے اجزاء شامل ہوں، اس دوائی کو کھانے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ریگ ماہی کا شمار حشرات الارض میں ہوتا ہے اور تمام حشرات الارض کا بطورِ غذا کھانا حرام ہے کہ یہ خبائث میں سے ہیں، اسی طرح جس دوا میں ریگ ماہی کے اجزاء ملائے گئے ہوں، اس دوائی کا کھانا بھی ناجائز و حرام ہے کہ جب حرام چیز کے اجزاء کسی حلال چیز میں اس طرح ملا دیئے جائیں کہ اب ان میں تمیز ممکن نہ رہے تو یہ اجزاء حلال چیز کو بھی حرام کر دیں گے اور حرام چیز بطورِ دوا کھانا، ناجائز و حرام ہے۔

ریگ ماہی حشرات الارض سے ہے۔ اس کے متعلق امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "لفظِ ماہی غیرِ جنسِ سمک پر بھی بولا جاتا ہے، جیسے ماہی سقنقور حالانکہ وہ ناکے کا بچہ ہے کہ سواحلِ نیل پر خشکی میں پیدا ہوتا ہے اور **ریگ ماہی کہ قطعاً حشرات الارض**" (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ339، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

حشرات الارض کا کھانا حرام ہے کہ یہ خبائث میں سے ہیں۔ اس کے متعلق علامہ عبد الغنی دمشقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "لا یحل اکل الحشرات کلھا ای المائی والبری کالضفدع والسلحفاۃ والسرطان والفأر والوزغ والحیات لانھا من الخبائث" تمام حشرات کا کھانا حرام ہے، خواہ وہ حشرات تری کے ہوں یا خشکی کے۔ جیسے مینڈک، کچھوا، کیکڑا، چوہا، چھپکلی اور سانپ، کیونکہ یہ خبیث چیزوں میں سے ہیں۔ (اللباب ملتقطاً، جلد4، صفحہ 95، مطبوعہ: کراچی)

شمس الائمہ امام ابو بکر محمد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”المستخبث حرام بالنص لقولہ تعالی: ﴿وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ ولھذا حرم تناول الحشرات، فانھا مستخبثۃ طبعا وانما ابیح لنا اکل الطیبات“ یعنی خبیث اشیاء نص کی وجہ سے حرام ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (اور نبی لوگوں پر خبیث چیزوں کو حرام کرتے ہیں) اور اسی وجہ سے حشرات کا کھانا حرام ہے، کیونکہ یہ طبعاً خبیث ہیں اور ہمارے لیے فقط پاکیزہ چیزیں کھانا حلال کیا گیا ہے۔ (المبسوط، جلد 11، صفحہ 240، مطبوعہ: کوئٹہ)

حرام اشیاء کو بطورِ دوا کھانا، ناجائز ہے۔ چنانچہ سننِ ابی داؤد میں ہے کہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام“ یعنی بے شک اللہ پاک نے بیماری اور دوا کو نازل فرمایا اور ہر بیماری کے لیے دوا رکھی ہے، لہٰذا ان دواؤں سے علاج کرو اور حرام چیزوں سے علاج نہ کرو۔ (سنن ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 174، مطبوعہ: لاھور)

در مختار و ردالمحتار میں ہے: واللفظ فی الھلالین للدر: ”(لا یجوز التداوی بالمحرم) ای المحرم استعمالہ طاھرا کان او نجسا (فی ظاھر المذھب)“ یعنی ظاہرِ مذہب میں اس چیز سے علاج کرنا، جائز نہیں جس کا استعمال حرام ہو خواہ وہ چیز پاک ہو یا نجس۔ (در مختار مع ردالمحتار، جلد 4، صفحہ 390، مطبوعہ: کوئٹہ)

حرام شے کو حلال چیز میں ملادیا کہ تمییز ممکن نہ رہی تو بھی اس کا کھانا حرام ہوگا۔ چنانچہ امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: ”خراطین یا مکروہِ تحریمی یا حرام شے کا جلا کر کھانا یا جس شے میں جلائی ہے مثلاً گھی وغیرہ اس کا کھانا کیسا؟“

اس کا جواب دیتے ہوئے امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حرام شے جلنے کے بعد بھی حرام ہی رہے گی اور دوسری شے میں اگر ایسی مخلوط ہوگی کہ تمیز ناممکن ہے، تو اُسے بھی حرام کردے گی۔ اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام۔ حلال اور حرام مجتمع ہوں تو حرام کو غلبہ ہوتا ہے۔ ت“ (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 262-263، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ہر مسلمان کا پختہ اعتقاد ہے کہ ہر بیماری سے شفا اللہ پاک کی طرف سے ہی ہوتی ہے، تو جب شفا دینے والا اللہ ہے ، اگر اسے منظور ہو تو شفا حلال دواؤں سے بھی حاصل ہو سکتی ہے، جبکہ حرام دوائیں فقط گناہوں میں اضافے کا باعث ہیں، لہٰذا علاج کے لئے حلال دواؤں ہی کا استعمال کیا جائے اور خود کو حرام اشیاء سے بنی دواؤں سے دور رکھا جائے۔

امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ''جان حلال دواؤں سے بھی بچ سکتی ہے، اگر اسے بچانا منظور ہے ورنہ حرام دوائیں سوائے گناہ کچھ اضافہ نہ کریں گی'' (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 208، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم